سپریم کورٹ رپورٹس (1997) SUPP. 4 ایس سی آر

# ایچ۔ایم۔کیلوگیراواور دیگران، وغیرہ۔

بنام

# گورنمنٹ آف اے۔ پی۔اور دیگران

24 ستمبر 1997

[ڈاکٹر اے۔ایس۔آنند اور کے۔وینکٹا سوامی، جسٹسز]

حصول اراضی ایکٹ، 1894: دفعہ 4(1)، 5اے، 6، 9، 17(4) اور 18۔

حصول اراضی-بس اڈہ کی تعمیر کا مقصد-اطلاع اور اقرار نامہ کی اشاعت-اس کے فوراً بعد زمین پر قبضہ-اس پر تعمیر کردہ بس اڈہ-زمینداروں نے دفعہ 9 کے تحت اپنے اعتراضات دائر کرتے ہوئے اضافی معاوضے کا مطالبہ کیا لیکن دفعہ 9 یا سابقہ کارروائی کے تحت نوٹس کے غیر قانونی ہونے کے بارے میں کوئی شکایت نہیں کی گئی-زمین کے مالکان نے بھی حکم انکوائری میں حصہ لیا-ایسے حالات میں زمین کے حصول کی کارروائی کو منسوخ نہیں کیا جا سکتا ہے-زمین ریاست کی ملکیت ہے جس کا قبضہ دو دہائیوں قبل لیا گیا تھا زمینداروں کو واپس نہیں کیا جا سکتا-چونکہ اپیل کنندگان نے فیصلہ قبول نہیں کیا تھا اور دفعہ 18 کے تحت کارروائی کا سہارا نہیں لیا ہے، لہذا وہ چھ ہفتوں کے اندر رجوع کر سکتے ہیں-معیاد کے سلسلے میں ان کے خلاف کوئی اعتراض نہیں اٹھایا جائے گا۔

ریاست راجستھان اور دیگران بمقابلہ ڈی۔آر۔لکشمی اور دیگران، (1996) 6 ایس سی سی 445 اور سینجیو انگر میڈیکل اینڈ ہیلتھ ایمپلائز کوآپریٹو سوسائٹی بمقابلہ محمد عبدالوہاب، [1996] 3 ایس سی سی 600، پر انحصار کرتے تھے۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 5217 آف 1993 وغیرہ۔

1987 کے ڈبلیو پی نمبر 4637 میں آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے 28.4.89 کے فیصلے اور حکم سے۔

پیش ہونے والی جماعتوں کی طرف سے راجو رام چندرن، ڈی۔ رام کرشن ریڈی، گنٹو رپر بھاکر، ایل۔ ناگیشور راؤ، بی۔ پارتھا سارتھی اور اے۔ سبا راؤ شامل ہیں۔

عدالت کا فیصلہ ذیل سنایا گیا:

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ دونوں دیوانی اپیلیں آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے 28 اپریل 1989 کے مشترکہ فیصلے کے خلاف ہیں۔

ان اپیلوں کو نمٹانے کے لئے متعلقہ حقائق یہ ہیں:

اننت پور ٹاؤن کے مختلف سروے نمبروں پر مشتمل 87.9 سینٹ کی اس زمین کو حکومت نے آندھرا پردیش اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن (اس کے بعد 'کارپوریشن') کی درخواست پر اننت پور میں بس اڈہ کی تعمیر کے مقصد سے حاصل کرنے کی کوشش کی تھی۔ حصول اراضی ایکٹ کی دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن 31 مئی 1979 کو شائع کیا گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ایکٹ کی دفعہ 6 کے تحت اعلان بھی شائع کیا گیا اور ایکٹ کی دفعہ 17 (4) کے تحت ہنگامی دفعات نافذ کی گئیں اور ایکٹ کی دفعہ 5 اے کے تحت جانچ ختم کر دی گئی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کچھ زمین مالکان نے سروے نمبر 2067/4اے، 2071/1اے اور 151/1بی کے سلسلے میں 1983 کی عرضی درخواست نمبر 9801 اور 1985 کی 8133 کے ذریعے حصول کی کارروائی کو چیلنج کیا۔ چیلنج کا زور یہ تھا کہ نوٹیفکیشن کا مواد جسے قانون کے مطابق عوامی مقام پر شائع کرنے کی ضرورت تھی، شائع نہیں کیا گیا تھا۔ 1983 کی عرضی درخواست نمبر 9801 کو 18 اکتوبر 1985 کو منظور کیا گیا جبکہ 1985 کی عرضی درخواست نمبر 8133 کو 12 مارچ 1986 کو فاضل واحد جج نے منظور کیا۔

دوعرضی درخواستوں میں چیلنج کا موضوع بننے والے نوٹیفکیشن کو دونوں عرضی درخواستوں میں سے ہر ایک میں تفصیلی سروے نمبروں کے سلسلے میں منسوخ کر دیا گیا تھا۔ جہاں تک اپیل گزاروں کا تعلق ہے، وہ کسی بھی عرضی درخواست میں فریق نہیں تھے۔ ایکٹ کی دفعہ 9 کے تحت 17 مارچ 1987 کو نوٹس جاری کیا گیا تھا اور 23 مارچ 1987 کو اپیل گزاروں کو نوٹس جاری کیا گیا تھا۔ سبھی درخواست گزاروں نے 13 پریل 1987 کو حصول اراضی افسر کے سامنے 250 روپے فی مربع فٹ کے حساب سے اضافی معاوضے کا دعویٰ کرتے ہوئے نوٹس پر اعتراضات دائر کیے۔ ایوارڈ انکوائری کا انعقاد کیا گیا جس میں تمام اپیل کنندگان نے شرکت کی۔ ایوارڈ انکوائری 5 اپریل 1987 کو مکمل ہوئی اور 10 اپریل 1987 کو حصول اراضی کلکٹر نے 33 ہزار روپے فی ایکڑ کے حساب سے زمین کی مارکیٹ ویلیو طے کرتے ہوئے اپنا ایوارڈ دیا۔ ناراض ہو کر درخواست گزاروں نے 14 اپریل 1987 کو عدالت عالیہ میں عرضی درخواست دائر کی۔ رٹ درخواستوں میں بنیادی دلیل یہ تھی کہ چونکہ ایکٹ کی دفعہ 4 کے تحت جاری کردہ نوٹیفکیشن کو 1983 کی عرضی درخواست نمبر 9801 اور 1985 کی عرضی درخواست نمبر 8133 میں منسوخ کر دیا گیا تھا، لہٰذا ایکٹ کی دفعہ 9 کے تحت جاری کردہ نوٹس غیر قانونی ہے اور اس طرح مزید تمام کارروائیاں بھی کالعدم ہیں۔ کارپوریشن کی طرف سے عدالت عالیہ میں ایک جوابی عرضی دائر کی گئی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ کارپوریشن نے دفعہ 4 (1) کے تحت نوٹیفکیشن کے فوراً بعد زمین پر قبضہ کر لیا تھا اور ایکٹ کی دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ شائع کیا گیا تھا اور اس کے بعد سے اس نے زمین پر عمارتیں اور ڈھانچے تعمیر کیے تھے اور بس اڈہ پہلے سے ہی کام کر رہا تھا۔ یہ بھی کہا گیا تھا کہ زیر بحث بس اڈہ اس علاقے کا واحد بس اڈہ تھا اور اس کی تعمیر عوامی مقاصد کے لئے تھی۔ کارپوریشن نے پیش کیا کہ اس نے بس اڈہ کی تعمیر کے لئے بھاری رقم خرچ کی ہے جو ہر روز سیکڑوں بسوں کے ذریعہ استعمال کیا جا رہا ہے۔

عدالت عالیہ کی ڈویژن بنچ جس نے عرضی درخواستوں کے ساتھ ساتھ کچھ زیر التوارٹ اپیلوں کی سماعت کی، اس بنیاد پر اپیل کنندگان کے لیے موزوں نہیں تھی کہ انہوں نے تعمیر کے وقت اور نہ ہی 1983 کی عرضی درخواست نمبر 9801 اور 1985 کی 8133 میں فیصلہ سنائے جانے کے بعد کبھی احتجاج نہیں کیا اور حصول کی کارروائی کے جواز پر سوال اٹھانے کے لیے ان کے کیس میں فیصلہ آنے تک انتظار کیا۔ ڈویژن بنچ نے پایا کہ اپیل کنندگان کی جانب سے تاخیر اور کوتاہی کی گئی تھی اور معاملے کے طے شدہ حقائق اور حالات میں اپیل کنندگان کے طرز عمل نے انہیں آئین ہند کے آرٹیکل 226 کے تحت کارروائی میں کسی بھی راحت کا حق

نہیں دیا تھا۔ تاہم بنچ نے رائے دی کہ عرضی درخواستوں کو مسترد کرنے کے باوجود درخواست گزاروں کو ایکٹ کی دفعہ 18 کے تحت ریفرنس کی درخواست کرنے یا اس کی پیروی کرنے سے نہیں روکا جائے گا۔

مذکورہ حکم سے ناراض اپیل کنندگان ہمارے سامنے ہیں۔

ہم نے فریقین کے وکلاء کو سنا ہے اور ریکارڈ کا جائزہ لیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ زمین کا قبضہ جلد ہی ایکٹ کی دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن کو تبدیل کر دیا گیا تھا اور ایکٹ کی دفعہ 6 کے تحت اعلان ایکٹ کی دفعہ 17(4) کی دفعات کو لاگو کرنے کی وجہ سے شائع کیا گیا تھا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ زمین کا قبضہ تقریبا دو دہائی پہلے 1979 میں درخواست گزاروں سے چھین لیا گیا تھا۔ اس بات میں بھی کوئی اختلاف نہیں ہے کہ بس اڈہ کو بڑے خرچ پر تعمیر کیا گیا ہے اور 1982-1983 سے یہ بس اڈہ فعال ہے اور اننت پور اور آس پاس کے علاقوں کے رہائشیوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے یہ واحد بس اڈہ ہے۔ اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جاتا کہ تمام درخواست گزاروں نے ایکٹ کی دفعہ 9 کے تحت نوٹس پر اپنے اعتراضات دائر کیے تھے اور ان اعتراضات میں انہوں نے صرف 250 روپے فی مربع فٹ کی شرح سے اضافی معاوضے کا دعویٰ کیا تھا اور ایکٹ کی دفعہ 9 کے تحت نوٹس کے غیر قانونی ہونے یا سابقہ کارروائی کے بارے میں کوئی شکایت نہیں کی گئی تھی۔ تمام اپیل کنندگان نے ایوارڈ کی جانچ میں حصہ لیا تھا اور 10 اپریل 1987 کو فیصلہ سنائے جانے کے بعد اپیل کنندگان نے آئین ہند کے آرٹیکل 226 کے تحت عرضی درخواستوں کے ذریعے عدالت عالیہ سے رجوع کیا تھا۔ اس بات میں بھی کوئی اختلاف نہیں ہے کہ زیادہ تر زمین مالکان کو فیصلہ ہونے کے بعد پہلے ہی معاوضہ مل چکا ہے اور ان میں سے کچھ نے ایکٹ کی دفعہ 18 کے تحت کارروائی کا سہارا بھی لیا ہے۔ کیا اس حقیقت میں حصول کی کارروائی کو منسوخ کیا جانا چاہئے اور جس زمین پر بس اڈہ موجود ہے اسے اپیل کنندگان کو واپس کرنے کی ہدایت دی جانی چاہئے اور عام لوگوں کو نقصان پہنچایا جانا چاہئے؟ ہماری رائے میں اس کا جواب نفی میں ہونا چاہیے۔

کچھ اسی طرح کی صورتحال میں، ریاست راجستھان میں اس عدالت کی تین ججوں کی بیٹھک اور دیگران بمقابلہ ڈی۔آر۔لکشمی اور دیگران، [1996] 6 ایس سی سی 445 نے رائے دی:

انہوں نے کہا، 'ایکٹ کی اسکیم کے تحت دفعہ 17 (2) یا دفعہ 16 کے تحت زمین کا قبضہ لینے کے بعد زمین ریاست کو دی جاتی ہے۔ اس کے بعد، اس ایکٹ کے تحت اس عنوان کو ختم کرنے کا کوئی اہتمام نہیں ہے جو قانونی طور پر ریاست کو تفویض کیا گیا تھا۔ دفعہ 48 (1) کے تحت قبضہ لینے سے پہلے ریاستی حکومت کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ گزٹ میں اس کی اشاعت کے ذریعے تحویل سے دستبردار ہو سکتی ہے۔

مذکورہ بالا نقطہ نظر کو مدنظر رکھتے ہوئے بنچ نے سینجیوا نگر میڈیکل اینڈ ہیلتھ ایمپلائیز کوآپریٹو سوسائٹی بمقابلہ عبدالوہاب، [1996] 3 ایس سی سی 600 کے معاملے میں عدالت کے پہلے کے فیصلے پر بھروسہ کیا۔ جو ایک بار پھر تین ججوں کے بینچ کی طرف سے دیا گیا فیصلہ تھا۔ ہم مذکورہ بالا بنچوں کے نقطہ نظر سے احترام کے ساتھ متفق ہیں۔

لہٰذا ہمیں یہ کہنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے کہ اس معاملے کے قائم شدہ حقائق اور حالات میں اب اس زمین کو ہدایت دینے کی کوئی گنجائش نہیں ہے، جو ریاست کے پاس تھی اور جس کا قبضہ تقریباً دو دہائی قبل ریاست نے لے لیا تھا، اب اپیل کنندگان کو واپس کر دیا جائے۔

تاہم حقیقت یہ ہے کہ درخواست گزاروں نے 14 اپریل 1987 کو عرضی درخواست کے ذریعے عدالت عالیہ سے رجوع کیا تھا اور 1989-1990 میں اس عدالت میں یہ اپیلیں دائر کی تھیں۔ اپیل کنندگان نے ایوارڈ کو قبول نہیں کیا تھا کیونکہ یہ ان کے ذریعہ عرضی درخواست میں جاری کیا گیا تھا۔ انہوں نے ایکٹ کی دفعہ 18 کے تحت کارروائی کا سہارا بھی نہیں لیا ہے۔ لہٰذا اس معاملے میں ہمارے لیے واحد راحت یہ ہے کہ اپیل کنندگان کو قانون کی دفعہ 18 کے تحت ریفرنس حاصل کرنے کے لیے وقت دیا جائے، کیونکہ ہماری رائے میں یہ راستہ منصفانہ اور انصاف کے مفاد میں ہوگا۔ لہٰذا ہم اپیلوں کو خارج کرتے ہوئے اپیل کنندگان کو اس حکم کی تاریخ سے قانون کی دفعہ 18 کے تحت کارروائی کرنے کے لیے چھ ہفتوں کا وقت دیتے ہیں۔ اگر درخواست گزار ایکٹ کی دفعہ 18 کے تحت درخواست دائر کرتے ہیں تو ان کے خلاف درخواست دائر کرنے میں حد کی مدت کے بارے میں کوئی اعتراض نہیں اٹھایا جائے گا۔ ریفرنس کورٹ قانون کے مطابق

درخواست کا فیصلہ اپنے میرٹ پر کرے گی اور مذکورہ بالا کسی بھی چیز کو معاوضے کی مقدار کے حوالے سے میرٹ پر رائے کا اظہار قرار نہیں دیا جائے گا۔اپیلیں نامنظور کر دی جاتی ہیں۔اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا گیا۔

ٹی این اے

اپیلیں مسترد کر دی گئی



Sheikh Javiad Alam
2024.08.03 15:39
I am the author of this document